نوشاد عالم چشتی صاحب کا ہندوستان سے تفتازانیہ پر ایک مختصر تبصرہ

تفتازانیہ
تصنیف علامہ سید شاہ حسین گردیزی

محقق عصر رواں حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہ حسین گردیزی چشتی مدظلہ العالی ، فاتح قادیانیت شیخ المشائخ امام عصر عارف باللہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی چشتی گولڑوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے سے منسلک معروف عالم دین ہیں. کراچی میں تشریف رکھتے ہیں. درس و تدریس سے وابستہ، گلشن اقبال میں ایک دینی ادارے کے مہتمم اور ایک مسجد کے خطیب وامام بھی ہیں. درس و تدریس اور امامت و خطابت کی مصروفیات کے ساتھ تحقیق و تصنیف کا علمی شغف بھی رکھتے ہیں. شاہ صاحب سے میری متعدد ملاقاتیں کراچی کے سفر میں رہی ہیں. شاہ صاحب کے قلم سے کئی معرکۃ الآراء کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں. شاہ صاحب کے لکھنے کا انداز قدماء سے ماخوذ محققانہ اور عصری اسلوب کا آئینہ دار ہے. شاہ صاحب کا طنزیہ اسلوب بھی دھیما مگر اثر دار ہوتا ہے. لطیف طنز پر لطف مسکراہٹ کے ساتھ مگر اس میں تنقیص کا شائبہ نہیں ہوتا. آپ کی تصنیف حقائق معرکہ بالا کوٹ میں یہ انداز دیکھا جا سکتا ہے.

پیش نظر کتاب تفتازانیہ شاہ صاحب کا ایک علمی شہ کار ہے جس میں آپ نے بھرپور علمی توانائی کے ساتھ اصل اہل سنت کے اعتقاد کے مطابق تحقیقی گفتگو کی ہے. ایک طبقہ امیر معاویہ کو جہاں بے گناہ و بے خطا کہہ کر مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہ کے رفعت شان و کردار پہ سوالیہ نشان لگا رہا ہے وہیں کچھ لوگ امیر معاویہ کی اصل حیثیت سے انکار کر کے اعتقاد اہل سنت کو چیلنج کر رہے ہیں. شاہ صاحب نے اس کتاب میں علامہ تفتازانی کے حوالے سے امیر

معاویہ کے متعلق معتدل گفتگو کی ہے. اور اہل سنت کے موقف کو واضح کیا ہے.اس کتاب پہ میں تفصیل سے تبصرہ ان شااللہ جلد ہی لکھنے کی کوشش کروں گا.

شاہ صاحب نے یہ کتاب مجھے کراچی سے واجد بھائی اجمیر شریف کے بدست بھیجوائی ہے. پوسٹل سروس دونوں ممالک کے درمیان بند ہونے کی وجہ سے بذریعہ ڈاک کتب و رسائل کا آنا جانا موقوف ہے. مجھ تک اس کتاب کو پہنچوانے میں شاہ صاحب کے معتقد معتمد اور قریبی برادرم عرفان کاس نے بہت کلیدی کردار ادا کیا ہے. اس علمی کتاب کو ان مخدوش حالات میں مجھ تک پہنچانے کے لیے میں شاہ صاحب، برادرم عرفان کاس صاحب اور واجد معینی صاحب کا دل سے شکر گزار ہوں. خدائے بزرگ و برتر ان تمامی صاحبان کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین.